نوحہ مولا عباسؑ

خیمے میں آئے مقتلِ غازیؑ سے جب حسینؑ
خالی علم اُٹھائے تھے اور تھے زباں پہ بین
زینبؑ نے جب یہ پوچھا وہ حیدرؑ کا نورِ عین
آیا نہ گھر کو لوٹ کے وہ میرے دل کا چین

روتے ہوئے حسینؑ نے زینبؑ سے یہ کہا، عباسؑ مرگیا
ہمشیر اب بڑھا دو علم اپنے بھائی کا، عباسؑ مرگیا

سانسیں اکھڑ رہی تھیں جواں میرے بھائی کی، بے دست تھا جری
میری نظر کے سامنے جاں سے گزر گیا، عباسؑ مرگیا

بہتا تھا خون آنکھ میں پیوست تیر تھا، منظر تھا درد کا
زینب ہمارے بھائی پہ اتنی ہوئی جفا، عباسؑ مرگیا

ہر قطرہ آب کا اُسے پیارا تھا جان سے، مقتل میں اس لئے
لگتے ہی تیر مشک پہ پانی جونہی بہا، عباسؑ مرگیا

بولی سکینہؑ بچوں کے ہونٹوں پہ پیاس ہے، مجھ سے ہی آس ہے
میں ان کو کس طرح سے بتاؤں میرا چچا، عباسؑ مرگیا

اکبرؑ کہاں ہو باپ کو آ کر سنبھال لو، مشکل میں ساتھ دو
سرورؑ کا اب کوئی بھی سہارا نہیں رہا، عباسؑ مر گیا

اب بعدِ عصر کون ہے خیموں کا پاسباں، محشر کا ہے سماں
گھبرائی بنتِ فاطمہؑ جب شور یہ اٹھا، عباسؑ مر گیا

سرورؑ کی بات کیسے بھلا ٹالتا جری، خواہش تھی شاہؑ کی
پر بھائی کہہ کے ہو گیا خاموش باوفا، عباسؑ مر گیا

اظہارؔ ہو کے غمزدہ فرماتے تھے حُسینؑ، لُوٹا گیا ہے چَین
اب آندھیوں کی زَد پہ ہے زینبؑ تیری ردا، عباسؑ مر گیا

شاعرِ اہلِ بیتؑ
علی اظہارؔ